362

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ للعہ — ششماہی ہر — سہ ماہی ۱۲ر

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ عہ

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ درد نقرس میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تدریجاً تخفیف ہو رہی ہے۔ اور سپنسی بھی اچھی ہو رہی ہے:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج بطور علاج مسہل دیا گیا۔ جس کی وجہ سے طبیعت اچھی ہو گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو گزشتہ شب سے سوزش پیشاب اور بواسیر کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی چھوٹی صاحبزادی بعارضہ خسرہ بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد شریف صاحب اور مولوی ظفر محمد صاحب علاقہ ڈیرہ غازیخاں و ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے گئے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک جوہر کے دو ٹکڑے

”میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسٰی کو اس کی خبر دی گئی تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ایسا ہم طبع ہو۔ کہ گویا وہی ہو۔ سو اس کو خدا تعالےٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا۔ اور اس میں مسیح کی ہمت اور سیرت اور روحانیت نازل ہوئی۔ اور اُس میں اور مسیح میں بشدت اتصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے۔ اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنا قرارگاہ بنایا۔ اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا پس ان معنوں سے اس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا۔ اور مسیح کے پُرجوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔“ (آئینہ کمالات اسلام ۲۵۴۔۲۵۵)

روئداد مجلس مشاورت قلمبند کرنے کے لئے زود نویسوں کی ضرورت

روئداد مجلس مشاورت قلمبند کرنے کے لئے ایسے سمجھدار مشاق زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ جو مجلس کی کارروائی اچھی طرح سمجھ کر قلمبند کر سکیں۔ مجلس میں جو تقاریر ہوں گی۔ ان میں سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر نہایت سرعت کے ساتھ قلمبند کرنا ہوگی۔ اسی طرح دیگر تقاریر بھی۔

اس معاملہ میں جو دوست دسترس رکھتے ہوں۔ فوراً اپنی درخواستیں ۲۲ کی دوپہر تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں:

پرائیویٹ سکرٹری

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ صاحبہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد بدستور بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے (۲) میری خالہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ہمشیرہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی چند روز سے بعارضہ بخار بیمار اور کمزور ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار فیض احمد بھٹی کاتب الفضل (۳) عزیزم محمد افضل انٹرنس کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے اور خاکسار کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد حسین نقشہ نویس مردان (۴) جناب میر قاسم علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت اگرچہ پہلے سے بہتر ہے۔ مگر ہنوز صحت کلی نہیں ہوئی احباب دعائے صحت کریں (۵) صفیہ خاتون صاحبہ بنت سید مبارک علی شاہ صاحب لدھیانہ کا امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمود احمد قادیان (۶) خاکسار عرصہ دراز سے مختلف امراض میں مبتلا ہے نیز بیکار ہوں۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد بشیر آزاد مریدکے (۷) خاکسار کے والد صاحب پر بعض دشمنوں نے تکلیف پہونچانے کی غرض سے کئی مقدمات دائر کئے ہوئے ہیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دشمنوں کی شرارتوں کے دور ہونے اور مقدمات میں بریت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار عبد الحفیظ کاتب الفضل قادیان (۸) میرا بڑا لڑکا مسمی محمد ادریس بعارضہ درد نقرس بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد رمضان انور لائلپور بھوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریکِ جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندۂ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو:

خاکسار: میرزا محمود احمد

قابل توجہ نمائندگان مجلس مشاورت

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء قریب آرہی ہے۔ جو دوست اپنی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ قادیان تشریف لائیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ کافی تعداد میں وصایا کرا کر ساتھ لائیں۔ مگر اس امر کا خاص خیال رکھیں۔ کہ وصایا کا مضمون درست ہو۔ مشکوک نہ ہو۔ ایک ہی قلم اور سیاہی کا لکھا ہوا ہو۔ چندہ شرط اول بھی ہمراہ ہو۔ جائداد کی تفصیل وصیت میں صحیح طور پر درج ہو۔ علاوہ جائداد کے اگر آمدنی ہو۔ تو وصیت میں وہ بھی درج ہو۔ بہر حال ہر پہلو سے وصیت صحیح اور درست ہو:

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

انچارج صاحب دفتر ٹیلیفون قادیان

محکمہ ڈاک و تار نے جب سے قادیان میں ٹیلیفون لگایا ہے۔ یہاں مقامی انکوائری آفس کے انچارج کے طور پر ایک صاحب چودھری غلام محمد صاحب کام کر رہے ہیں جن کے متعلق ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اپنے فرائض سرگرمی اور محنت کے ساتھ ادا کرنے اور پبلک کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں بہت کوشاں رہتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ قادیان

363

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

امیرِ غیر مبایعین "حضرت امیر المومنین" ایدہ اللہ تعالےٰ کے نقشِ قدم پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتِ ستودہ صفات کے خلاف اعتراض کیا تھا۔ کہ آپ جماعت احمدیہ کا قدم تبلیغی میدان سے ہٹا کر صنعت و حرفت کی طرف پھیر رہے ہے۔ اور انہیں تبلیغ اسلام سے منحرف کر کے دُنیاداری میں منہمک کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب کا یہ اشارہ اُن صنعتی کارخانہ جات کی طرف تھا۔ جو تحریکِ جدید کے ماتحت قادیان میں جاری کئے گئے۔ اور جن میں یتیم اور نادار احمدی بچوں کو نجاری آہنگری۔ اور بوٹ سازی وغیرہ کے ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ تا وہ باعزت روزی کما سکیں۔ اور اپنی آمد سے سلسلہ کی مالی ضروریات کے پورا کرنے میں بھی حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکیں۔

ہر وہ شخص جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے معمولی عقل و دانش بھی میسر آئی ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ بیکاروں کو کام پر لگانے کے متعلق کوشش کرنا نہایت مستحسن۔ اور قابلِ تعریف فعل ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اس مقصد کے نیچے یتامیٰ و مساکین کو کام پر لگانے۔ اور انہیں بے کاری۔ اور آوارگی سے بچانے کا جذبہ کارفرما ہو۔ اور یہ عین اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس سراسر پُر منفعت سکیم پر اعتراض کر دیا۔ اور اسے دیال باغ جیسی سکیموں کے مشابہ قرار دے کر اپنے اُس بغض و حسد کا مظاہرہ کیا۔ جو انہیں آٹھوں پہر انگاروں پہ لوٹائے رکھتا ہے۔ مولوی صاحب کے ان اعتراضات کے شائع ہونے پر جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں تفصیلاً روشنی ڈالی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے اوہامِ فاسدہ کا جواب دیتے ہوئے بطور تحدی فرمایا:۔

"میں مولوی محمد علی صاحب سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ابھی زیادہ دن نہیں گزریں گے۔ کہ وُہ خود اسی قسم کے کام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ یہ ایام خواہ ان کی زندگی میں آئیں۔ یا اُن کی اولادوں کی زندگی میں۔ بہرحال زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا۔ کہ وُہ خود اس قسم کے کام کریں گے۔ جس قسم کے کاموں پر وُہ آج ہم پر اعتراض کر رہے ہیں۔ وُہ بے شک میرا یہ خطبہ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ تا آئندہ نسلوں کے لئے سند رہے۔ کہ میں نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ ایک دن ان کی انجمن یہی کام کرنے پر مجبور ہوگی۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی۔ تو ان کی نافہمی اُن کی نسلوں پر ثابت ہوگی۔ اور اگر درست نہ نکلی۔ تو میرا جھوٹ ثابت ہوگا" (الفضل ۱۹- فروری ۱۹۳۶ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ پر ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ اس قسم کی اطلاعات موصول ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رفقاء کی بے کاری دُور کرنے کے لئے جد وجہد شروع کر رکھی ہے۔ اور بجائے انہیں یہ کہنے کے کہ انگریزی ترجمہ قرآن کی اشاعت کرو۔ اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہو۔ جگہ بجگہ تقریریں اور وعظ کرتے پھرو۔ ان میں سے کسی کو مٹھائی کی کسی کو لکڑی کی اور کسی کو سبزی کی دوکان کھلوا دی ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔

غیر مبایعین کے ایک مشہور آدمی نے مجھے کہا ہے۔ کہ حضرت امیر کی طرف سے یہ حکم ہے۔ کہ جماعت کا کوئی آدمی بے کار نہ رہے۔ چنانچہ وُہ خود بیکار تھے اور تمام دن اِدھر اُدھر پھر کر گزار دیتے تھے۔ اب انہوں نے آٹے دال کی دوکان نکال لی ہے۔ اور انجمن نے ان کی مدد کی ہے۔ اسی طرح ایک اور کو لکڑی کی دوکان نکال دی ہے۔ ایک کو سبزی کی۔ ایک اور شخص جو کسی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اور غیر مبایع ہے۔ اُسے مسلم ہائی سکول میں مٹھائی کی دوکان کھول دی ہے۔ پہلے وہاں ایک غیر احمدی تھا۔ جو شریف اور غریب تھا۔ اور جب سے کہ سکول بنا ہے۔ اُسی وقت سے وہاں دوکان کرتا تھا۔ مگر اب اس کو نکال دیا گیا ہے۔ اور اپنے آدمی کو رکھا گیا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے رنگوں میں کوشش ہو رہی ہے۔ کہ کسی کو بیکار اور آوارہ پھرنے نہ دیا جائے۔

اس کے علاوہ بعض اخبارات میں اس قسم کی اطلاعات بھی شائع ہو چکی ہیں۔ کہ لاہوری مرزائی دوسرے دوکانداروں کا بائیکاٹ کر کے ان کی بجائے اپنے آدمیوں کی دوکانیں کھلوا رہے ہیں۔ اس پر جب بہت شور بڑھا تو اس وقت غیر مبایعین کہنے لگے ہم اپنی جماعت کے بے کار آدمیوں کو کام پر لگا رہے ہیں۔ کسی کا بائیکاٹ نہیں کر رہے۔

ہم ان امور کی طرف غیر مبایعین کی توجہ مبذول کراتے۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اُن کے نزدیک تو بیکاروں کو کام پر لگانا دُنیاداری تھی۔ دیال باغ والوں کی تقلید تھی۔ تبلیغ اسلام سے روگردانی تھی۔ پھر وُہ خود کیوں اسی کے مرتکب ہوئے۔ اور دوسروں سے ارتکاب کرانے لگ گئے۔ اُن کے خیال تو صرف انہی کی پارٹی تبلیغ میں مشغول تھی۔ جب وُہ اپنی پارٹی کے لوگوں کے لئے کاروبار تجویز کرنے اور غیر احمدیوں کی دوکانیں بند کر کے اپنی کھولنے لگ جائیں گے۔ تو غیر مبایعین دوکانیں کرنے لگ جائیں۔ پھر دین کی تبلیغ کون کریگا سچ ہے۔ مومن عمل کرتا ہے۔ مگر ایمانی حالت میں کمزور اعتراض بھی کرتا ہے۔ اور نقل کرنے کی کوشش بھی۔

بہرحال یہ واقعات جہاں غیر مبایعین کی آنکھیں کھولنے اور انہیں یہ بتانے کے لئے کہ ان کے "حضرت امیر" خواہ مخواہ اور سراسر غلط اعتراض کرنے کے خاص طور پر شائق ہیں۔ کافی ہیں۔ وہاں اس امر کا ایک اور ثبوت ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافتِ حقہ کے آگے ملائکہ کی طرح سر بسجود ہونے میں ہی انسان کی نجات ہے۔ اور اگر کوئی ابٰی اور استکبار کو اپنا شغل قرار دیتا۔ اور اعتراضات کرنے سے باز نہیں آتا۔ تو اس کے لئے سوائے ذلت اور ناکامی کے اور کچھ نہیں۔ غور فرمائیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے کس طمطراق سے کہا تھا۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ بیکاروں کو کام پر لگانے کی سکیمیں معرض وجود میں لا رہی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ دین کی طرف سے اسکی توجہ ہٹ گئی ہے۔ اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں سست ہو گئی ہے۔ یہ اعتراض اگرچہ واقعات کی رُو سے سراسر غلط تھا۔ کیونکہ جب سے اللہ تعالےٰ کے خاص ایما کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید جاری فرمائی ہے۔ تبلیغی میدان میں جماعت احمدیہ کا قدم نہایت تیزی سے بڑھ رہا اور کئی ممالک میں احمدیت کا پھریرا لہرا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقتِ احمدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کا ایک ورق

راست گوئی کی اہمیت

سچائی ایک ایسا وصف ہے جو مذاہب وملل کے اختلاف کے باوجود اپنی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے تمام اقوام کے نزدیک ایک نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتا ہے ہر شخص خواہ نیک ہو یا بد صداقت اور راستی کو اختیار کرتا یا کم سے کم اسے اختیار کرنے کی کوشش کرنا ضروری سمجھتا ہے لیکن بنی نوع انسان کے حالات پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود سچائی کی اہمیت سمجھنے اور اس کے فوائد کو جاننے کے اکثر لوگ ایسے مواقع پر جب حالات نازک صورت اختیار کر جائیں۔ اور انہیں سچ بولنے کے نتیجہ میں کسی قسم کے نقصان کا احتمال ہو سچائی سے انحراف اختیار کر لیتے ہیں۔

سچائی کا کامل نمونہ

بنی نوع انسان کے ایک حصہ کے اسی اخلاقی تسفل کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء دنیا میں مبعوث کیا کرتا ہے۔ جو سچائی کا کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ اور جو انتہائی مخدوش حالات میں محصور ہونے کے باوجود صداقت کا پہلو اختیار کر کے اپنے عمل سے لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کہ سچائی پر ہر انسان کو ایسی مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے۔ کہ کوئی خطرہ اس کے پائے استقلال کو جنبش میں نہ لا سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء جب اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت دعوئے نبوت لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور لوگ انہیں جھوٹا اور کذاب کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو وہ اپنی سچائی کا منجملہ اور شواہد کے ایک ثبوت۔ یہ بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ ایک لمبا عرصہ دعوے سے قبل ہم نے تم میں گزارا ہے۔ کیا اس عرصہ میں تم نے ہمیں کبھی جھوٹ بولتے یا جھوٹی گواہی دیتے یا دوسرے پر جھوٹا بہتان تراشتے دیکھا۔ اگر نہیں تو تمہاری عقل یہ کیونکر باور کر سکتی ہے۔ کہ چالیس سال تک جو زندگی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ کوئی شخص سچا راستباز اور صداقت شعار رہے۔ لیکن جونہی اکتالیسویں سال کا پہلا دن اس پر چڑھے وہ اتنے بڑے گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ کہ انسان تو انسان خدا پر افترا کرنے لگ جائے اور کہے کہ مجھے وحی ہوتی ہے حالانکہ اسے وحی نہ ہوتی ہو۔ نفسیاتی لحاظ سے چونکہ ایسا ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کی سچائی ان کے دعویٰ نبوت کی صداقت کے ثبوت میں پیش فرماتا ہے۔ اور کوئی دشمن اسے باطل ثابت نہیں کر سکتا ۔

غرض انبیاء علیہم السلام صداقت کا ایک عظیم الشان نمونہ ہوتے ہیں۔ اور وہ جانکاہ مصائب وآفات میں پڑنے کے باوجود سچائی کی تیغ بے نیام تھامے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے اسوہ سے ان کمزور طبائع کو درس دیتے ہیں۔ جو مشکلات کے گرداب میں پھنس کر جادۂ صداقت پر قائم نہیں رہ سکتے ۔

موجودہ زمانہ کا مصلح

موجودہ زمانہ چونکہ مختلف قسم کے فتن کی آماجگاہ ہے۔ اور نہ صرف ایک بدی بلکہ مختلف قسم کی بدیاں افق عالم پر چھائی ہوئی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنا جو مامور اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا۔ اسے صرف ایک خوبی میں ہی مرتبۂ کمال تک پہونچا کر نہیں بھیجا۔ بلکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب بخشا۔ اور اس کے وجود میں تمام عالم کی رعنائیوں اور دلفریبیوں کو اکٹھا کر دیا۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

یعنے میرے آنے سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ کیونکہ میرے پیراہن میں دنیا کا ہر رسول پوشیدہ ہے۔ حضرت یوسفؑ کا حسن۔ حضرت عیسےٰؑ کا حلم حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یعقوبؑ کا گریہ۔ حضرت سلیمانؑ کی حکمت۔ حضرت داودؑ کا زہد۔ حضرت ابراہیمؑ کی فداکاری حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کے نتیجہ میں آپ کے آئینہ ظلیت میں اس عمدگی سے منعکس ہوئے۔ کہ دنیا کے سامنے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کا نقشہ کھچ گیا۔ اور سچائی کا نور تو آپ کی پیشانی پر جس شان جس شوکت جس امتیازی رنگ اور جس جلال کے ساتھ چمک رہا ہے وہ نہائت ہی حیرت انگیز ہے ۔

اپنے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف رکھنے والے اور سچائی کی قدر وقیمت جاننے والے اصحاب کے سامنے اس وقت ہم ہزارہا واقعات میں سے صرف دو پیش کر کے درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ کیا جو شخص نہائت خطرناک حالات میں سچائی کا پہلو چھوڑنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق ایک منٹ کے لئے بھی یہ سمجھنا جائز ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ پر افترا باندھا ۔

پہلا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گزرا ہوگا۔ یا شائد اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیارام تھا۔ اور وہ وکیل بھی تھا۔ اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا۔ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے۔ جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا۔ اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقعہ ملا۔ کہ کسی علیٰحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی۔ اور ایسے جرم کی سزا قوانین ڈاک کے رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بنکر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔ رویا میں اللہ تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیجدیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا۔ وہ ایک ایسی نظیر ہے۔ جو وکیلوں کے کام آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا۔ کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دی۔ کہ اس طرح اظہار دے دو۔ کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیارام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا۔ کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ صورتِ مقدمہ سخت مشکل ہے ـ اور کوئی طریقِ رہائی نہیں ـ مگر میں نے اُن سب کو جواب دیا ـ کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا ـ سو ہوگا ـ تب اسی دن ـ یا دُوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا ـ اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہُوا ـ اس وقت حاکمِ عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا ـ اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا ـ کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا ـ اور یہ خط ـ اور یہ پیکٹ تمہارا ہے ـ تب میں نے بلا توقف جواب دیا ـ کہ یہ میرا ہی خط ـ اور میرا ہی پیکٹ ہے ـ اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا ـ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصُول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا ـ اور نہ اس میں کوئی پیچ کی بات تھی ـ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالےٰ نے اُس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا ـ اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا ـ اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں ـ جن کو مَیں نہیں سمجھتا تھا ـ مگر اس قدر مَیں سمجھتا تھا ـ کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبانِ انگریزی میں وُہ حاکم نو نو کرکے اُس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا ـ انجام کار جب وُہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا ـ تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی ـ اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا ـ کہ اچھا آپ کے لئے رخصت ـ یہ سُن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہُوا اور اپنے محسنِ حقیقی کا شکر بجا لایا ـ جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی ـ اور میں خوب جانتا ہوں ـ کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالےٰ نے اُس بلا سے مجھ کو نجات دی ـ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی ـ کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اُتارنے کے لئے ہاتھ مارا ـ میں نے کہا ـ کیا کرنے لگا ہے ـ تب اُس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے ـ خیر ہے ؎

دُوسرا واقعہ

ایک اور واقعہ اظہار الحق کے ثبوت میں آپ ان الفاظ میں رقم فرماتے ہیں ـ

"میرے بیٹے سُلطان احمد نے ایک ہندُو پر بدیں بنیاد نالش کی ـ کہ اُس نے ہماری زمین پر مکان بنا لیا ہے اور مسماری مکان کا دعوےٰ تھا ـ اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلافِ واقعہ تھا ـ جس کے ثبوت سے وُہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا ـ اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھکو بھی نقصان متعلقِ ملکیت اٹھانا پڑتا تھا ـ تب فریقِ مخالف نے موقعہ پاکر میری گواہی لکھا دی ـ اور میں بٹالہ میں گیا ـ اور بابو فتح الدین سب پوسٹ ماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے جا ٹھہرا ـ اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا ـ جس کا اب نام یاد نہیں رہا مگر ایک پاؤں سے وُہ لنگڑا بھی تھا ـ اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا ـ کہ اب وقت پیشیٔ مقدمہ ہے ـ آپ کیا اظہار دیں گے ـ میں نے کہا ـ وُہ اظہار دُوں گا ـ جو واقعی امر اور سچ ہے تب اُس نے کہا ـ کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے ـ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دست بردار ہو جاؤں ـ سو وُہ مقدمہ میں نے اپنے ہاتھوں سے محض رعایتِ صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا ـ اور راست گوئی کو ابتغاءً لمرضات اللہ مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا ؎ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۹۷ تا صفحہ ۳۰۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کی مقدس زندگی کے صرف ان دو واقعات پر ہی اگر کوئی شخص ؎ بنظرِ تعمق غور کرے ـ تو اس میں آپ کی صداقت اُسے مہرِ نیمروز سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گی ـ اور وُہ کبھی یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ ایسے راست باز اور صداقت شعار انسان نے خدا تعالےٰ پر افترا باندھا ـ

خطرہ کے ایام میں نماز کے وقت پہرہ مقرر کرنا

غیر مبائعین کا خیال ہے ـ کہ اگر کوئی شخص اپنے واجب الاطاعت امام ـ پیشوا ـ اور امیر المومنین کی حفاظت کے لئے خطرات کے ایام میں نماز کے وقت پہرہ دے ـ تو اس کا یہ فعل "صریح خلافِ اسلام ہے" بلکہ یہاں تک کہ اگر مسلمانوں کے واجب الاطاعت خلیفہ ـ اور مال و جان سے عزیز ترین امام پر بحالتِ نماز کوئی نا ہنجار قاتلانہ حملہ کردے یا شہید کر دے ـ تو بھی تمام نمازیوں کا فرض ہے ـ کہ وُہ اطمینان سے نماز میں مشغول رہیں ـ چنانچہ اخبار "پیغام صلح" کے نئے ایڈیٹر صاحب نے ۲۷ ـ فروری ۱۹۳۷ء کے پرچے میں اسی امر کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے ـ لیکن اہل علم کو معلوم ہے ـ کہ قطعی اور یقینی خطرات کی موجودگی میں اپنے محبوب ترین امام کے لئے پہرہ دینا ہرگز اسلام کے خلاف نہیں ہے ـ

ایڈیٹر "پیغام صلح" نے بھی لکھنے کو تو لکھ دیا ـ کہ یہ "صریح خلافِ اسلام ہے" بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی ایک صریح احکام کے خلاف عقیدہ رکھنے والے ایڈیٹر صاحب نے یہ بھی کہہ دیا ـ کہ اس میں "حضرت مسیح موعود کی مخالفت ہے" مگر اپنے اس دعوےٰ کے ثبوت میں کوئی نص پیش نہیں کی ـ حالانکہ ان کا فرض تھا ـ کہ اتنے بڑے دعوےٰ کے لئے کوئی آیت قرآنی یا حدیث نبوی ـ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تحریر پیش کرتے ـ جس میں اس کی ممانعت ہوتی ـ ورنہ محض اپنے خیال ـ قیاس اور اجتہاد کی بنا پر یہ فتوےٰ دے دینا ـ کہ یہ "صریح خلافِ اسلام ہے" اور "غیر اسلامی حرکت اور حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت ہے" اہلِ علم کے نزدیک قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتا ـ

ایک جلیل القدر صحابی حضرت معاویہؓ کی مثال

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے یہ بھی دعوےٰ کیا ہے ـ کہ :ـ

"صحابۂ کرام کا اسوۂ حسنہ بھی ہماری تائید میں ہے ـ یہاں تک کہ بعد کے مسلمان سلاطین کی زندگیوں میں بھی اس کی نظیر ملنی ناممکن ہے ـ اگرچہ جور و ستم کی وجہ سے اُن کو ہر وقت دُشمنوں کی فکر رہتی تھی"

مگر اس دعوےٰ کا باعث تاریخ اسلامی سے ناواقفیت ہے ـ ذیل میں ایک نہایت ہی عظیم المرتبت اور اعلےٰ شخصیت کے مالک صحابی کی نظیر پیش کرتا ہوں ـ ہاں وہی صحابی جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی تھی ـ اللھم اجعلہ ھادیًا مھدیًا واھد بہٖ (ترمذی) کہ اے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنائے رکھنا ـ اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دیتے رہنا ـ اور وُہ صحابی جسے صحیح بخاری میں "فقیہہ" کہا گیا ہے (کتاب المناقب) پھر وُہ جس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ـ ان اللہ و رسولہ یحبانہ ـ کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں ـ (حماۃ الاسلام حصہ اول صفحہ ۱۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر وہ جو کاتب وحی اور ام المومنین حضرت ام حبیبہ کا بھائی تھا۔ ہاں وہ جو اس کے علاوہ امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین بھی تھا۔ یعنے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہاں وہی "معاویہ" جس کے حق میں حضور نے یہ دُعا فرمائی تھی۔ اللھم علمہ معاویۃ الکتاب (مسند امام احمد بن حنبل) اے اللہ معاویہ کو اپنے پاک کلام قرآن مجید (شریعت اسلامیہ) کی سمجھ اور اس کا علم عطا فرما۔

قریباً تمام بڑی بڑی اسلامی تاریخوں میں یہ مندرج ہے۔ کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دشمنوں کی طرف سے گزند پہونچنے کا علم ہوگیا تو انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے مسجد میں حجرہ بنوالیا۔ تا اس میں کھڑے ہوکر نماز پڑھایا کریں۔ اور رات کو پہرہ مقرر کردیا۔ بلکہ یہ بھی حکم دے دیا۔ کہ نماز کی حالت میں بھی پولیس ان کے پاس کھڑی رہا کرے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ "امر معاویۃ عند ذالک بالمقصورات وحرس اللیل وقیام الشرط علی راسہ اذا سجد (طبری مطبوعہ لنڈن ۱۸۹۸ء جلد ۶ صفحہ ۳۴۶۰ و تاریخ الکامل (ابن اثیر) جلد ۳ صفحہ ۱۷۰ و ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

یعنے بدنصیب بُرک کے حملہ کے بعد حضرت معاویہ رضؓ نے مسجد میں حجروں کے بنانے کا حکم دیا۔ اور اس بات کا بھی کہ رات کے وقت نیز نماز کی حالت میں بھی پولیس ان کا پہرہ دیا کرے۔

زمانہ حال کی تاریخوں میں بھی اس امر کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے چنانچہ شمس التواریخ میں لکھا ہے:۔ "آپ (امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے حکم دیا۔ کہ مسجد میں حجرے تعمیر ہوں۔ اور اپنی حفاظت کے واسطے دربان مقرر کئے۔ پولیس کا پہرہ نماز کی حالت میں رہنے لگا۔" (جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۳)

تاریخ الامت حصہ دوم میں ہے۔ "اس کے بعد سے انہوں نے مسجد میں مقصورہ بنوالیا۔ اور ہر وقت اپنے ساتھ محافظ رکھنے لگے۔ یہاں تک کہ جس وقت نماز پڑھتے تھے۔ اس وقت بھی دونوں طرف دو سپاہی مسلح کھڑے رہتے تھے۔" (خلافت راشدہ صفحہ ۱۶۵ و خلفائے اربعہ صفحہ ۱۴۴ شائع کردہ مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی)

سیر الصحابہ میں ہے۔ کہ "پانسو پولیس مسجد میں پہرہ دیتی تھی۔" (جلد ۶ صفحہ ۹)

کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح! کیا اب بھی اسے "صریح خلاف اسلام اور غیر اسلامی حرکت" کہے جائیں گے۔ اور "صحابہ کرام اور مسلمان سلاطین کی زندگیوں میں ان کی نظیر ملنی ناممکن سمجھتے رہیں گے۔ یا اپنی غلطی کا اقرار کریں گے۔ یہ نظیر محض یہی حیثیت نہیں رکھتی۔ کہ ایک صحابی جس کے لئے خدا کے مستجاب الدعوات نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعائیں کی تھیں۔ یا ایک امیر المومنین کا یہ فعل تھا۔ بلکہ اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس وقت اور بھی بہت سے جلیل القدر صحابہ بقید حیات موجود تھے۔ اور فدائیانِ اسلام اور علمائے دین کی ایک بہت بڑی جماعت کے سامنے بقول ایڈیٹر صاحب پیغام "اسلام میں بہت سی قباحتوں کے پیدا کرنے کا راستہ کھل رہا تھا۔ مگر کسی ایک نے بھی حضرت امیر پر یہ الزام نہیں لگایا۔ کہ آپ کا یہ فعل صریح خلاف اسلام ہے یا یہ کہ آپ "غیر اسلامی حرکت" کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے۔ اہل سنت والجماعت اور جمہور مسلمانوں نے آج تک حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس فعل کو خلافِ اسلام قرار نہیں دیا۔ پس اگر نماز کے وقت پہرہ دینا قطعاً جائز نہ ہوتا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین جن کی امارت پر تمام عالم اسلام متفق تھا۔ حتےٰ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام جیسی بزرگ ہستی نے اپنی امارت چھوڑ کر ان کی امارت کو قبول کرنا ضروری سمجھا اپنے حکم سے مسلح پولیس کے پہرہ کا نماز کی حالت میں اہتمام نہ فرماتے۔ اور عالمِ اسلام ان کے اس فعل پر سکوت اختیار کرکے مہر تصدیق ثبت نہ کردیتا۔

اگر بالفرض کسی نے حضرت امیر کے اس فعل سے اختلاف کیا ہو۔ تو پھر بھی ایک عظیم الشان صحابی اور حضرت امیر المومنین کا فعل ثابت ہو جانے کے بعد اسے صریح خلاف اسلام ہرگز ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم بھی ارشاد نبوی ہے۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کرو گے راہِ صواب و ہدایت سے محروم لوگوں میں شمار نہ ہوگے۔

حضرت عثمان رضؓ کا پہرہ

علاوہ ازیں تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایام محاصرہ میں بعض صحابہ پہرہ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں یعنی حضرت حسن رضؓ اور حضرت امام حسین رضؓ کو اور حضرت زبیر طلحہ وغیرہ صحابہ نے اپنے بیٹوں کو اس کام پر مقرر کر رکھا تھا۔ جیسا کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے بھی لکھا ہے "اس کے بعد حضرت عثمان کا مسجد میں آنا روک دیا گیا۔ اور آپ کے گھر کو محصور کر لیا گیا۔ لیکن حضرت علی اور طلحہ اور زبیر نے اپنے اپنے فرزندوں کو آپ کے گھر کے دروازے پر مسلح کرکے بٹھادیا۔ تاکہ مفسد اندر گھسنے نہ پائیں۔ اور ایک چھوٹی سی جماعت اہلِ مدینہ کی آپ کے دروازہ پر رہتی تھی۔" (تاریخ خلافت راشدہ صفحہ ۱۱۴)

پھر لکھتے ہیں:۔

"حضرت ابن عباس بھی ان لوگوں میں سے تھے جو شب و روز حضرت عثمان کے دروازے پر مسلح رہتے تھے اور نہ چاہتے تھے کہ اس مقدس فرض کو چھوڑ کر جائیں"۔ (صفحہ ۱۱۶)

اب ایڈیٹر صاحب پیغام کو کسی معتبر تاریخ اسلامی سے ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ سب کے سب مسلح پہرہ دار اس مقدس فرض کو چھوڑ کر مسجد میں آکر پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی دروازے پر پہرہ نہ دیتا تھا۔ اگر یہی صورت تھی۔ تو کیا ان اوقات میں مفسد اندر نہ گھس سکتے تھے۔

حضرت عمر رضؓ کی شہادت

ایڈیٹر صاحب پیغام نے یہ بھی لکھا ہے کہ "حضرت عمر کی شہادت پر بھی مسلمانوں نے نماز نہیں توڑی تھی"۔ سو اول تو میں بتا چکا ہوں۔ کہ پہرہ بوقت نماز خلافِ اسلام قرار نہیں پاسکتا۔ جب تک کہ قرآن مجید کی کوئی آیت یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی حدیث اس کی مخالفت میں پیش نہ کی جائے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان اس کے خلاف نہ دکھایا جائے۔ کیونکہ اس کے سوا سب اجتہادات ہوں گے۔ جو شرعی حجت نہیں ہوسکتے۔ لیکن معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض تواریخ اسلام میں صاف لکھا ہے کہ شہادت کا واقعہ نماز شروع ہونے سے قبل ہی وقوع پذیر ہوگیا تھا۔ اور بعد میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے ہلکی سی نماز پڑھائی تھی۔ (حلی الایام صفحہ ۱۷۸) اور تاریخ الخلفاء میں ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اور پھر سورج نکلنے کے قریب نہایت چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز ختم کی۔ (صفحہ ۹۱) اور یہ تو اکثر تواریخ میں ہے۔ کہ اس واقعہ کے بعد صحابہ قاتل کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ سات یا چھ صحابہ اور بھی اس نے شہید کر دیئے۔ کئی مجروح کئے اور بالآخر پکڑ لیا گیا۔

(حلی الایام صفحہ ۱۷۸۔ الفاروق صفحہ ۱۲۳ تاریخ الامت حصہ دوم صفحہ ۹۵ خلفائے اربعہ صفحہ ۳۷) اور تاریخ الامم الاسلامیہ میں ہے۔ فلما وجد عمر حر السلاح سقط وقال أفی الناس عبد الرحمٰن بن عوف قالوا نعم ھو ذا قال تقدم فصل بالناس۔ حصہ دوم صفحہ ۸۷ یعنے جب حضرت عمر رضؓ زخمی ہو کر گر گئے۔ تو آپ نے لوگوں سے پوچھا عبد الرحمٰن بن عوف موجود ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں وہ یہ ہیں۔ تب آپ نے انہیں فرمایا لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

365

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب اگر کسی نے بھی نماز نہ توڑی تھی۔ تو یہ جواب وسوال اور گرفتاری وغیرہ امور نماز ہی میں کس طرح ہوتے رہے۔

نبی کریم صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کیلئے پہرہ

باقی رہا یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذات کے لئے نمازوں میں پہرہ کا انتظام نہ کیا تھا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ ان کی ذات بابرکات کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالےٰ نے لے رکھا تھا۔ پس اگر اس نشان الہٰی کو نمایاں اور دوبالا کرنے کیلئے انہوں نے اس قدر خاص اہتمام نہ کیا تو اس سے کسی دوسرے کا پہرہ دینا ناجائز نہیں ٹھہر سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے وعدہ الہٰی انی احافظ کل من فی الدّار کی بنا پر اپنے لئے اور مخلص احمدیوں کے لئے طاعون کا ٹیکہ لگوانا پسند نہیں کیا۔

علاوہ ازیں اہل علم جانتے ہیں۔ کہ کئی ایک کام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے پسند اور تجویز نہ فرماتے تھے۔ مگر دوسروں کیلئے انہیں حرام نہ سمجھتے تھے جیسے ضب کے گوشت کا استعمال روزوں میں وصال یا حضور کی تشریف آوری پر لوگوں کا قیام وغیرہ۔

اگر اسی قسم کی کمزور بنیادوں پر اسلامی عمارت کی تعمیر سمجھی جائے۔ تو پھر ان تمام لوگوں کو حق بجانب قرار دینا پڑیگا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ خلفا کے بعض اعمال واقوال کو "بدعت" اور "خلاف اسلام" قرار دیتے تھے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلفائے اسلام نے اپنے عہد میں جو بعض نئے امور جاری کئے تھے۔ اور جو تاریخ میں اولیات کے نام سے موسوم ہیں۔ اہل پیغام کے نزدیک وہ تمام "غیر اسلامی حرکتیں" ہیں۔

امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب پیغام اب پہرہ دینے کو کم از کم "صریح خلاف اسلام" تو قرار نہ دینگے۔ اور اپنے اس ارشاد پر نظر رکھیں گے۔ جو اس مضمون کے شروع میں انہوں نے فرمایا ہے :- کہ

"ایک مومن کا کام ہے۔ کہ اگر وہ غلطی کرے۔ اور اسے غلطی پر اطلاع دی جائے۔ تو وہ ہٹ دھرمی اور ضد کو چھوڑ کر راہ راست اختیار کرلے۔ مگر بعض طبائع بغض وتعصب کا شکار ہو کر ایک بار اختیار کردہ غلطی پر ڈٹے رہنے ہی کو "سعادت" کا زینہ خیال کرتے ہیں۔"

خاکسار

تاج الدین لائل پوری (مولوی فاضل) از قادیان

سلطنتِ مغلیہ کے زوال کا باعث

سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے اسباب پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ براہ راست زوال کی ذمہ داری حضرت اورنگزیب کے کندھوں پر ڈالنی عمداً حقائق سے چشم پوشی کرنا ہے۔ سکھوں کی شورش ہندوؤں میں بے چینی۔ مرہٹوں سے جنگ راجپوتوں کی کشمکش۔ گولکنڈہ اور بیجاپور کی تسخیر ان سب واقعات کے اسباب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اورنگزیب کا ہاتھ ان کی تخلیق کا بالکل باعث نہ تھا بلکہ قدرتاً ایسے حالات یکے بعد دیگرے خود بخود پیدا ہوتے گئے۔ جن کی طرف عالمگیر کو اپنی توجہ منعطف کرنی پڑی۔ عالمگیر کی ذات میں اگر سب سے بڑا کوئی عیب تھا۔ تو صرف یہ کہ اس نے اس وقت کی نزاکت کا خیال نہ کرتے ہوئے دوراندیشی سے کام نہ لیا۔ یہ اس کی غیور طبیعت کا تقاضا سمجھئیے۔ یا کچھ اور کہ جب شہزادہ اکبر راجپوتوں سے جا ملا۔ تو اس نے وہاں تو اکبر سے راجپوتوں کو بدظن کرنے کے لئے چال چلی۔ مگر ہندو رعایا کے متعلق ڈپلومیسی سے کام نہ لیا اگر وہ ہندوؤں پر جزیہ نہ لگاتا۔ ہندو راجاؤں کی بیٹیوں سے اپنی اور اپنی اولاد کی شادیاں کرلیتا۔ تو ممکن تھا۔ ان واقعات کے رونما ہونے میں تعویق پڑ جائے گی

اورنگزیب مہاراشٹر کے علاقہ کی تسخیر میں مشغول تھا۔ کہ گولکنڈہ اور بیجاپور کی ریاستوں نے اس جنگ میں خفیہ طور پر مرہٹوں کی امداد کر کے اورنگزیب کی توجہ اپنی طرف منعطف کرلی۔ اور اس نے مہاراشٹر کے علاقہ کی تسخیر کا خیال ترک کر کے ان دونوں ریاستوں کے فتح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اگرچہ اورنگزیب کی اس قدر غلطی تھی کہ اس نے ان اسلامی ریاستوں کی امداد حاصل کرنے کی بجائے ان کو دشمن بنائے رکھا۔ مگر اس نے پھر بھی گولکنڈہ اور بیجاپور کی تسخیر کر کے مرہٹوں کو شکست دیدی۔ اس وقت اورنگزیب کے آخری ایام تھے۔ اس کے بعد بہادر شاہ کا کام تھا کہ وہ اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرتا۔ وفات کے قریب اورنگزیب کا راجپوتوں کے ساتھ صلح ہو چکی تھی۔ سکھوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ حضرت گرو گوبند سنگھ صاحب اورنگزیب کی خدمت میں مدحیہ قصیدہ پیش کر کے اورنگزیب کے دوست بن گئے تھے۔ ہندوؤں کی شورشیں دبا دی گئی تھیں۔ مرہٹے کچل دئے گئے تھے۔ گولکنڈہ اور بیجاپور کی ریاستیں مسخر ہو چکی تھیں۔ اورنگزیب کے بعد بہادر شاہ کے زمانہ میں سکھوں کی شورش آسانی سے فرو کردی گئی۔ اور ان کے تمام قلعوں پر قبضہ کرلیا گیا۔ راجپوتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات اگرچہ معمولی تھے۔ مگر وہ سلطنت مغلیہ کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے تیار نہ تھے۔ مغلوں کا ہندو راجپوتوں پر اب بھی اس قدر اثر تھا۔ کہ راجہ اجیت سنگھ والئے مارواڑ نے اپنی بیٹی فرخ سیر کے عقد میں دے دی بہادر شاہ نے ذوالفقار کے مشورے سے ساہو مرہٹہ کو رہا کردیا۔ ساہو نے مغلوں کا باجگذار رہنے کا اقرار کیا۔ اور مغلوں کا دوست بنکر مہاراشٹر کی حکومت کیلئے تارا بائی سے نبرد آزما ہوا۔ اسے شکست دی۔ اور مہاراشٹر میں مغلوں کا باجگذار حاکم بن گیا۔

حالات اب بھی بہتر تھے۔ مگر ابھی پانچ سال کا بھی عرصہ نہ ہوا تھا۔ کہ موت نے بہادر شاہ کا خاتمہ کردیا۔ اگر اسے مہلت ملتی۔ تو سلطنتِ مغلیہ کی جڑیں کمزور نہ ہو سکتی تھیں۔ بہادر شاہ کے بعد اس کی اولاد کا تخت نشینی کی جنگ میں مصروف ہوجانا اور امرا کا شہزادگان پر غالب آجانا یہ سب زمانہ کے انقلاب کے کرشمے ہیں جن کی ذمہ دار اورنگزیب کی ذات اور قرآن مجید کی تعلیم کیونکر ہو سکتی ہے۔ بابر کی کمسنی کے باعث باپ کی سلطنت ہاتھ سے جاتی رہی۔ مگر سلطنت کھوئے جانے کی ذمہ داری بابر بادشاہ کے والد عمر شیخ مرزا کے کندھوں پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ پھر یہاں بہادر شاہ کے اچانک انتقال کرنے کے بعد اگر سلطنت مغلیہ زوال پذیر ہو گئی۔ تو اس کی ذمہ داری بہادر شاہ کے باپ اورنگزیب پر کس طرح ڈالی جاسکتی ہے۔

اورنگزیب اگر کاہل۔ غافل عیاش یا ظالم ہوتا۔ تو ان واقعات کا ذمہ وار قرار دیا جاتا۔ مگر ان میں سے ایک بات بھی اس میں پائی نہیں جاتی۔ وہ اکبر سے زیادہ ہوشیار۔ چالاک۔ مستعد عادل اور بیدار مغز تھا۔ اگر اورنگزیب کی شخصیت اکبر سے پہلے عالم وجود میں آچکی ہوتی۔ تو واقعات عالمگیری اکبر کے لئے تمام عمر شمع راہ کا کام دیتے۔ وہ اپنے نقائص کے باوجود شاہان عالم کی اولین صف میں کھڑا ہونے کے لائق ہے۔ اگر اس کی اولاد اورنگزیب کے نقش قدم پر چلتی۔ تو یقیناً صدیوں تک سلطنتِ مغلیہ ہندوستان میں قائم رہتی۔

دراصل سلطنتِ مغلیہ کے زوال میں ایک زبردست راز پوشیدہ ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ ہندوستان کی سلطنت انگریزوں کے پاس شاہان مغلیہ سے عاریتاً گئی ہے۔

وہ وقت آئیگا۔ جب قدرت کے عدل کا ترازو حق بحق دار رسید کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ سابق سلطنت مغلیہ آئندہ وجود میں آنے والی حکومت کے لئے بنیاد کا کام دے گی۔

امیر عالم بی۔ اے پٹیالوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) حیدر آباد اور ہندو و سکھ
(۲) پارلیمنٹ مذاہب کلکتہ
(۳) سرحد کا سوال اور مسلمان

الفضل کے مخصوص سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہندوستان میں کوئی ہندو یا سکھ ریاست مسلمانوں کے ساتھ تو درکنار خود اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھ بھی وہ رعایت نہیں کرتی جو حیدر آباد میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ برتی جاتی ہے۔ اس مسلمان ریاست میں ہندو تبدیل مذہب کرکے اور علانیہ مسلمان ہو کر رہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اور بہت ہیں۔ جن کی زندگی اسلامی ہے۔ عقائد اسلامی ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ مگر ریاست کے قوانین اور مسلمان حکام کے غلط نظریۂ انصاف سے ہراساں ہو کر اعلانِ اسلام نہیں کرتے۔ ہندو مسلمان عورتوں سے علانیہ ناجائز تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔ سکھوں کے نانڈیڑ کے گردوارہ کو سرکار سے ۵۰ ہزار روپیہ کی جاگیر ملی ہے اور ایک سکھ عہدہ دار پولیس سرکار کی طرف سے اس کا محافظ و نگران ہے۔ تمام ہندو مندروں کو جاگیریں اور پجاریوں کی تنخواہیں مقرر ہیں۔ اور ریاست کا محکمہ امور مذہبی ان اوقاف کی نگہداشت کرتا ہے۔ باہر سے اگر کوئی ہندو چندہ کے لئے جائے۔ تو ریاست فیاضی کا برتاؤ کرتی ہے۔ ہندو اور سکھ آزادی سے ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اپنی آبادی بڑھاتے ہیں مگر مسلمان افاغنہ اور عرب کے داخلہ پر پابندیاں ہیں۔ لالہ پشاوری مل پشاور سے جا کر شہر میں میوہ کی دکان کر سکتے ہیں۔ بلبیر سنگھ اور دیو دت شہر میں جا کر گوردوارہ اور آریہ سماج مندر بنا سکتے ہیں۔ اور دیانند داس جا کر رانا پرتاب ریسٹورنٹ کھول سکتے ہیں۔ مگر محمد خان افغان اور عبداللہ عرب پر پولیس کی نگرانی ہوگی۔ اور محمد بشیر احمدی کو مسجد بنانے کی اجازت نہیں ملے گی۔ مسٹر مارٹن گرجا میں جو چاہیں کہیں۔ مسلمانوں کو مرتد بنائیں۔ مگر رحیم خان کے وعظ پر اپنے ہال میں بھی پابندی ہوگی۔ با ایں ہمہ ہمارے پنجابی ہندو اور سکھ دوست اس ریاست کو بدنام کرتے ہیں۔ اور جن کی شکایات۔ اور شدید شکایات ہیں۔ وہ خوف سے نہیں ڈر اور حملے سے نہیں بلکہ دوسری ریاستوں کے مقابل آزادی و انصاف کو پا کر خاموش رہتے اور ملک و مالک کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ ایک وقت اصلاح کا آجائے گا۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو اس سے سبق لینا چاہیئے اور احسان فراموشی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے *

(۲)

پرمہنس راما کرشنا جو سوامی رام تیرتھ اور مسٹر نویدتا اور وویکانند جیسے قابل مقررین کے گرو اور بنگال میں ہندو مذہب کے ایک مصلح ہوئے ہیں۔ ان کی وفات پر یکم مارچ کو ایک صدی گذر گئی۔ ان کے پیرؤوں نے اس سو سالہ تقریب پر مذاہب عالم کی ایک پارلیمنٹ منعقد کی۔ جس میں اپنے ڈھب کے لوگوں کو دنیا کے مختلف ممالک سے بلایا۔ مسلمان مقررین بھی تھے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کی صحیح نمائندگی ہوئی۔

ہماری ایک نومسلم انگریز بہن کی رائے ہے۔ اور وہ رائے ان لوگوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد قائم کی گئی ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کے مخالف ہیں۔ چنانچہ موصوفہ نے سوامی وویکانند کی تصانیف سے بعض فقرات نقل کئے ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔ "محمد بھی عالمگیر مذہب کا تذکرہ کرتا ہے مگر صرف اسلام کو ہی مان کر کیوں لوگ بہشت میں جائیں گے۔ اور غالباً جو نہ مانیں ان کا گلا کاٹ دیا جائیگا" یہی بہن لکھتی ہیں "ہندو سوامی کا طرز تحریر محولہ بالا ہے۔ اب اس جھوٹ کو سوامی کے مغربی شاگرد جگہ بہ جگہ پھیلاتے ہیں۔ مسلمانوں کو تو خانہ جنگی سے فرصت نہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ اس قسم کی کتب کا جواب فوری دیا جاتا ہماری بہن نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی صحیح ہے مگر جیسا کہ پروفیسر مارگولیتھ نے ایک دفعہ ہم سے کہا تھا وہ "مسلمانوں کی کتب سے سب کچھ اخذ کرتے ہیں"

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مسلمان بیدار ہوں۔ احمدیت کے نور سے مستفیض ہوں۔ اور مذاہب کی پارلیمنٹ اور کانفرنسیں جو ان کا کام ہے کریں اور الٰہی سلسلہ سے مرکز سے ایسی مجالس کے ذریعہ دنیا کو اسلام کے نور سے منور کریں۔ ورنہ ایسی مجالس ہندو سیاست کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اور "ہندوستان ہندوؤں کا ہے" بیرونی دنیا کے سامنے قول و فعل کے ذریعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

(۳)

سرحد کا آزاد علاقہ ہندوستان کے ایک طبقہ کی آنکھ میں خار ہے۔ اور دوسرا طبقہ اس کی آزادی پر فخر کرتا اور اس میں اپنی طاقت سمجھتا ہے۔ اور زندہ اسلام کے غازیوں کے کارنامجات پر خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ دونو گروہ غلط رستہ پر ہیں۔ ہندو تعصب اور خود غرضی سے ایک آزاد آبادی کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ اور مسلمان کم فہمی سے برائے نام مسلمانوں کی اسلام کو بدنام کرنے والی عادات پر صاد کرکے مہذب دنیا کی نظر میں گرتے ہیں۔ حکمران طاقت اس علاقہ کو بطور دیوار فاصل رکھ کر ہندوستان کی حفاظت کے سوال کا مسئلہ حل کرتی ہے۔ ہندو خواہشمند ہیں کہ اس علاقہ کے خرچ اور خون خرابہ کو ہمیشہ کے لئے روک دیا جائے۔ اور فتح کرکے ہندوستان میں شامل کر لیا جائے۔ حکومت سیاسی اغراض کے مدنظر ہندو حکمت عملی پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ مسلمان سرحد کے سوال میں کئی وجوہات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کا صحیح حل سوچنا ان کا فرض ہے۔ لاریب سرحدی قبائل کی آزادی ان کا حق ہے۔ جو ان سے نہیں چھیننا چاہیئے مگر متواتر شورش اور اسلام کے نام پر خون کرنے کے فعل کو کوئی سمجھدار انسان جس نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے پسند نہیں کر سکتا۔ جہاد کا غلط مفہوم ہمیشہ کوئی۔ پیر' ملا' یا فقیر یا مہدی کھڑا کر دیتا ہے۔ اور ملک کا امن اور خزانہ برباد و ویران ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے مسلمانوں کا اور ان کے بعد حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان قبائل کی اصلاح کے لئے ان کو اسلامی جہاد کا صحیح مفہوم سمجھایا جائے۔ اور آزادی بحال رکھ کر تعلیم کو عام کیا جائے۔ وہ نہ اسلام سے واقف ہیں۔ نہ دنیا سے اور ایسے لوگ ہمیشہ اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے خطرہ ہیں۔ ان اقوام کو ایک فیڈریشن میں جس پر جرگہ برلمان کی حکومت ہو منظم کیا جائے۔ اور صوبہ سرحد کی نگرانی و تعاون سے یہ نئی ریاست اندرونی امن اور بیرونی تعلقات کے لئے ایک مرکز سے گفتگو کرنے کی حیثیت میں آجائے اس طرح یہ سوال ہندوستان کی طاقت اور اصول انصاف کی حمایت میں حل ہو سکتا ہے۔ اگر فتح کرکے فتنہ کو مٹانا مقصود ہو تو۔ پھر سرحدوں پر غیر مہذب آبادی کی اصلاح کیلئے مسلمان سرحد اور بدھ نیپال دونوں کو ہندوستان کے ماتحت لانے کے سوال پر ایک جگہ غور ہونا چاہیئے۔ *

اعلان برائے عہدیداران مال

ہمارا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو ختم ہو جائیگا۔ مگر افسوس بعض جماعتوں کی حالت وصول چندہ عام وغیرہ کے لحاظ سے تسلی بخش نہیں ہے بجٹ کی نسبت وصول کم ہے۔ ایسی جماعتوں کو وصول بقایا کے لئے بذریعہ مطبوعہ چٹھی متوجہ کیا جاتا ہے۔ عہدیداران مال کو چاہیئے کہ اس آخری وقت میں خاص کوشش فرمائیں۔ اور ۳۰ اپریل تک اپنا بجٹ پورا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ تجربہ اس کا شاہد ہے واقعات اس کی تائید میں ہیں۔ کہ ؎

عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

انگریز ایک سیاح قوم مشہور ہے۔ وطن کی محبت کا جذبہ دل میں رکھتے ہوئے دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اسی میں ان کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ جاپانی جب تک دقیانوسی خیالات کے موید رہے دوسرے ممالک کے لوگوں کو ان کے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ وہ سمندر سے پار جانا مذہب و قوم کی ہتک خیال کرتے تھے۔ گمنامی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ مگر جونہی ان کے خیالات میں تغیر آیا ان کا زمین و آسمان بدل گیا۔ وہ چار دانگ عالم میں پھیل گئے۔ دنیا بھر کی دولت سمیٹ لی اور سارے جہان کا علم اپنے ملک کے دماغوں میں ٹھونس لیا یہی ان کی ترقی کی کلید ہے۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ پرتگال اور سپین کے لوگوں نے بھی کرہ ارض کے گوشہ گوشہ تک پہنچ کر سونا اور چاندی سے اپنے ممالک کو مالامال کیا۔ مگر ہندوستان سست ہندوستان اپنے ہمسایوں کو میدان ترقی میں گامزن دیکھتے ہوئے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتا چھوٹی چھوٹی قومیں گمنام قومیں۔ علوم و فنون سے بے بہرہ قومیں تہذیب و تمدن بلکہ دنیا کے ہر شعبہ میں اس سے بہت آگے نکل گئیں۔ مگر ابھی تک یہ خواب خرگوش سے بیدار ہی نہیں ہوا۔

یہاں مزدوری دنیا بھر سے سستی ہے۔ اور جو کام دوسرے ممالک میں مشینوں سے لئے جاتے ہیں۔ یہاں انسانی ہاتھ انہیں بر عایت کر دیتے ہیں انگلستان و دیگر صنعتی ملکوں میں ایک معمولی مزدور کافی کما لیتا ہے۔ اور سوسائٹی میں اسی طرح عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جس طرح دوسرے طبقہ کے لوگ۔ وہ دن بھر کام کرنے کے بعد شام کے وقت سکول جا سکتا ہے۔ کالج میں تعلیم پاتا ہے ہر ہنر سیکھنے میں اسے ہر طرح کی رعایتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اس کی ایک نہیں۔ دو نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جو بھی کسی طرح دوسرے ممالک میں چلا گیا۔ وہ ہر طرح اور ہر لحاظ سے بہتر رہا۔ سکھ قوم ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں کہیں نئی آبادی شروع ہوتی ہے وہاں جھٹ جا موجود ہوئے۔ کینیڈا ممالک متحدہ امریکہ۔ برازیل۔ گی آنا۔ اور جنوبی امریکہ کے دیگر علاقے۔ افریقہ کے مختلف حصوں میں جا بجا پھیلے ہوئے ہیں۔ نہ صرف اپنا بلکہ اپنے لواحقین و متعلقین (جو ہندوستان میں مقیم ہیں) تک کا خرچ پورا کر رہے ہیں۔

پنجابی راول ہر جگہ موجود ہیں اور معمولی "ٹوٹکوں" سے اپنی چاندی بنا رہے ہیں۔

یہاں ایک گریجوایٹ کو حسب منشا کام نہیں ملتا تو چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچتا ہوا حجاب محسوس کرے گا۔ کہ لوگ کیا کہیں گے۔ بیکار رہنا پسند کریگا مگر معمولی کام نہ کرے گا۔ لیکن اگر وہی گریجوایٹ دوسری جگہ چلا جائے۔ تو یہ حجاب بھی غائب ہو جائے گا۔ اور عین ممکن ہے کہ چھوٹے چھوٹے کام اس کے لئے کسی بڑے کام کا سنگ بنیاد بن جائیں۔ پس ہر نوجوان کو صاحب ہمت بننا چاہیئے۔ اور قسمت آزمائی کے لئے خدا تعالے کی وسیع دنیا میں نکل کھڑا ہونا چاہیئے۔

جاپان چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کی آبادی سرعت سے بڑھ رہی ہے مگر ملک کے موجودہ حالات زیادتی آبادی کے کفیل نظر نہیں آتے۔ اس لئے جاپان نے اپنی آبادی کی کھپت کے لئے بے چارے چین کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ منچوریا کو قبضہ میں کر لیا۔ مانچوکو میں فوجیں بھیج دیں۔ روس سے چھیڑ خوانی شروع کر دی اور امریکن ریاستوں سے سازباز جاری ہے تا کہ کسی طرح اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے "زمین" پیدا کر لے۔

اٹلی بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہو رہا تھا۔ بیکاری زوروں پر تھی آبادی بڑھ رہی تھی ملک تنگ اور مسئلہ پیچیدہ ہو رہا تھا۔ آخر مسولینی نے اپنے ناخن تدبر سے اس گرہ کو اس طرح کھولا کہ کمزور اور بے بس جرمنی بھی اپنی کھوئی ہوئی آبادیات کو پھر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اور آہستہ آہستہ قبضہ بھی جما رہا ہے۔ ممکن ہو تو جنگ کے لئے بھی تیار ہے تا کہ وہ بھی آبادی کے مسئلہ کی دلدل سے نکل سکے۔ فرانس اور انگلستان اپنے مقبوضات پر اپنا "دست شفقت" اٹھاتے کے لئے تیار نہیں۔ مگر ہندوستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے وسیع ملک ہوتے ہوئے باشندگان کے لئے تنگ ہو رہا ہے۔ معدنیات و دیگر ہر طرح کی قدرتی سہولتوں کی فراوانی کی موجودگی میں دوسروں کا محتاج ہے اوروں کو پالتا ہے مگر خود مفلوک الحال ہے ۸۵ فیصدی آبادی کا انحصار زراعت پر ہے۔ اس کی حالت بہت گری ہوئی ہے اس کی بہتری کے لئے طرح طرح کی سکیمیں پیش کی جاتی ہیں مگر نتیجہ کچھ نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو دوسرے ممالک کر رہے ہیں۔ کہ دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ جب حالات اس کے متقاضی ہیں۔ اقتصادی زبوں حالی کا یہی مطالبہ ہے۔ مجلسی نظام کی خرابیوں کا یہی عمل ہے۔ تو کیوں نہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں پھیل جاؤ تا ہمارا خدا بھی خوش ہو اور ہمارے پیارے آقا کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ خاکسار عبدالحمید [?] [illegible]

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ

اہل ہند و بیرونی ممالک کے دوستوں کو مژدہ

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ بازار ۱۱ اکتوآں [?] زینت محل میں زیر سرپرستی عالیجناب فخر خاندان شریفی شمس الحکماء حکیم عبدالغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی جو کہ حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کے خاندان کی ان مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں جن کی مرحوم ان کی ذہانت۔ قابلیت اور ان کے کامل طبیب ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی میں اپنی بجائے باہر مریضوں کے معالجہ کے لئے روانہ کیا کرتے تھے۔ جاری کیا گیا ہے۔ یہ دواخانہ رشک کہ سرمایہ سے اس قدر کثیر رقم سے جاری ہوا ہے۔ کہ دہلی کا کوئی دوسرا دواخانہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے مطمح نظر طب، یونانی کو دوبارہ فروغ دینا ہے۔ پس جس دواخانہ کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیا ہو اس کے مخصوص مجربات اور مفرد و مرکب ادویہ کے متعلق اشتہاری الفاظ استعمال کرنا بے سود ہیں ویدک یونانی دواخانہ دہلی طب اور ویدک کے کامیاب اور مجرب نسخہ جات کا مخزن ہے اور

شاہی اطباء کے وہ خاص الخاص نسخے

جو صرف راجاؤں۔ مہاراجاؤں اور نوابوں کو ہی ہوتے تھے مناسب قیمتوں پر ہر خاص و عام کو اس دواخانہ سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ یہ مخصوص مجربات حضرت حکیم نورالدین صاحب بھیروی جو کہ شاہی اطباء میں سے تھے اور جن کو اگر اپنے وقت کا ارسطو اور جالینوس ثانی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور حکیم عبدالغنی خان صاحب جو کہ خاندانی لحاظ سے بھی کامل طبیب ہونے کی وجہ سے بھی حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کے صحیح معنوں میں جانشین ہیں۔ اور وید مان سنگھ صاحب مرحوم سکرٹری طبیہ کالج دہلی کے سالہا سال کی جانکاہ مشقتوں اور طبی تجربوں کے کامیاب نتیجے ہیں۔ جن کو جدید سائنٹفک طریقوں سے تیار کیا گیا ہے۔ برص۔ دق۔ نرینہ اولاد۔ قوت باہ۔ سرعت انزال۔ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر بادی ہو یا خونی۔ اور نسوانی امراض مثلاً اسقاط حمل سیلان الرحم وغیرہ کے نہایت بہترین اور کامیاب نسخے موجود ہیں۔ جو کہ تیر بہدف ہی اپنا جادو کا اثر دکھاتے ہیں۔ آج ہی حالات مرض لکھیں اور دہلی کی مایہ ناز ہستی حکیم عبدالغنی خانصاحب کے طبی لاثانی تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ فہرست دواخانہ خط لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔

نوٹ:۔ باہر کے مریضوں کے لئے اگر وہ آنے سے پیشتر اطلاع دیں تو ان کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کر دیا جاتا ہے۔

مینجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب گھر میں کلیرنس سیل

صرف یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک

رُوحانی موتی کوڑیوں کے دام

تبلیغی سٹ نمبر ۱ تینتیس ۳۳ کتب کا مجموعہ

اسلامی اصول کی فلاسفی اردو ۵ ر ایضاً گورمکھی ۸ ر ہندی ۶ ر تائید حق ۶ ر کشتی نوح ار فیصلہ ایوان عالی ار کلمہ طیبہ پر تقریر ۲ ر اسلام عالمگیر مذہب ہے ۳ ر سیرت مسیح موعود مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۱۰ ر سیرت المسیح موعود مؤلفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ۱۰ ر احسانات مسیح موعود ار الحجۃ البالغہ وفات مسیح ۴۰ انذاری پیشگوئی ۳ ر پیشگوئی مرزا احمد بیگ ۳ ر محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی ۳ ر سورۃ والعصر ار چشمہ صداقت ۶ ر چشمہ توحید ۲۰ ر ہمدردانہ خط ار اہل اسلام کی ترقی ار احمدیہ جوبلی بلڈنگ ۴ ر تبلیغ حق ۲ ر ختم نبوت ار رسالہ ولادت مسیح ۳ ر اصلاح خاتون ۲ ر رہنمائے خاتون ار رسالہ مسیح موعود ۴ ر پیغام آسمانی ۲۰ ر ایک سیاسی لیکچر ۱۰ ر احمد المسیح الموعود عربی ۸ ر

کل قیمت ۱۰؍ رعایتی صرف ۸؍

تبلیغی سٹ ۲ آریوں کے متعلق ۱۲ کتب

آریہ سماج اور گاندھی ۸ ر آئینہ اسلام ۲ ر رسالہ گوشت خوری ار برگزیدہ رسول ۳ ر رد تناسخ ار چشمہ ہدایت ۵ ر نیوگ درشن ۶ ر صداقت اسلام ار کارزار شدھی ۱۰ ر ستیارتھ دھرم ار انسان کامل ۳ ر سکھ مذہب اور کیس

کل قیمت ۸؍ رعایتی صرف ۸؍

سٹ نمبر ۳ جیبی سائز

درثمین مجلد مع فوٹو ۲ ر اسلامی فلاسفی مجلد مع فوٹو ۲ ر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کل انعامی چیلنج ار قبولیت دعا کے طریق ار عقائد احمدیہ ۲ ر چیلنج درباره امام الزمان ۲ ر ذکر الٰہی ۲ ر کشتی نوح مجلد ۲ ر حضرت مسیح موعود کی دعائیں۔ ر قرآن کی دعائیں ر احادیث کی دعائیں ر نماز

کل ایک روپیہ رعایتی صرف ۸ ر

سٹ نمبر ۴ نظموں کی کتب

درثمین اردو ۴ ر کلام محمود ۴ ر دو حصے ۶ ر گلدستہ عرفان ۲ ر درثمین عربی مترجم ۴ ر در مکنون فارسی نظمیں ۸ ر گلدستہ حقانی ۴ ر

کل قیمت ۹ ر رعایتی صرف ۱۲ ر

سٹ نمبر ۵

تفسیر القرآن المعروف خزینۃ العرفان پانچ حصے ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ آٹھ سو صفحات سے زائد اصل قیمت ۱۱ ر رعایتی صرف ۸ ر

سٹ نمبر ۶

سیرت المہدی ۴ ر مجموعہ فتاوےٰ مسیح موعود ۸ ر سیرت النبی ۹ ر

کل ۱۲ ر رعایتی صرف ۱۲ ر

سٹ نمبر ۷

حمائل شریف مترجم جدید ۸ ر
حمائل شریف معرا جیبی تقطیع ۱۲ ر
مفتاح القرآن مکمل و مفصل ۱۰ ر
کلید القرآن جیبی ۸ ر

کل قیمت صرف ۱۲ ر رعایتی صرف ۸ ر

محصول ڈاک میں رعایت حاصل کرنے کے لئے ریلوے پارسل طلب کریں۔ تو اپنے قریبی سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔

کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر قادیان موجود تھے۔ مگر گذشتہ کئی تاریخوں کی طرح چونکہ آج بھی کوئی گواہ نہ آیا۔ اس لئے بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ ۲۵ مارچ ۳۷ء پر ملتوی ہوا۔

عدالت نے مسٹر بیسٹ سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو اپنی طرف سے بطور گواہ طلب کیا۔ لیکن ملزمین کی طرف سے مسٹر خوزنی کو دوبارہ طلب کرنے کے متعلق درخواست نامنظور کر دی۔

خریداران مصباح سے درخواست

مصباح کا فنڈ کمزور ہے اور اشاعت مصباح کے نام کئے جا رہے ہیں مجھے قوی امید ہے کہ ہر ایک مصباحی خریدار تنگی ترشی گوارا کر کے بھی وصول کرے گا تاکہ دفتر اپنا کام چلا سکے اور مصباح باقاعدہ بروقت شائع ہوتا رہے ۔ مقدوریہ وی پی جو ۱۲ مارچ کو خریداران

منیجر مصباح قادیان

الحمد للہ والمنۃ کہ

367

بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات مصنفہ ڈاکٹر قبلہ مفتی محمد صادق صاحب بہترین لکھائی چھپائی اور عمدہ کاغذ بفضل ربی چھپ گئی جس کے ساتھ لنڈن کے بڑے بشپ صاحب کو حضرت مفتی صاحب موصوف کا چیلنج مناظرہ اور اس کا انکار بھی درج ہے اور بغیر اشتہار کے بفضلہ دو صد مجلد کتاب کے آرڈر ملنے پر زیادہ کپڑے والی جلدیں جن پر کتاب کا نام سنہری حروف میں کندہ ہوگا بنائی جا رہی ہیں اس لئے جن احباب کو مجلد کتاب چاہیئے۔ فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ اتنی ہی جلدیں بنوائی جائیں۔ اور مجلس مشاورت پر دوست خرید لیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ / عہ کی ۵ / عہ دیکھنے کی ۸ / اور پے مجلد ۷ / فی کاپی ہے اس کے علاوہ سلسلہ کتب اسلام کی پانچوں کتابیں مصنفہ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل جو زیر نگرانی نظارت تالیف و تصنیف جس کو علماء کرام نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ جن کی الگ الگ قیمت پہلی ۲ / دوسری ۳ / تیسری ۴ / چوتھی ۴ / اور پانچویں ۶ / اور مجلد کپڑے والی جس پر سلسلہ کتب اسلام سنہری حروف میں لکھا ہوا ہوگا۔ پہ تکمیل مجلس مشاورت پر مجلد اور مکمل سٹ کے خریدار سے رعایتاً عہ لیا جاویگا۔ قیمت نقد لی جائے گی۔ نوٹ:۔ اس سلسلہ کتب اسلام کی پہلی دوسری اور تیسری کتابیں بسفارش نظارت تعلیم و تربیت احمدیہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں پڑھائی شروع ہوئی ہیں۔

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

ضرورت ایڈیٹر

سندھی اخبار البشریٰ کے لئے ایک سندھی احمدی ایڈیٹر کی ضرورت ہے درخواست کنندہ احباب اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی جماعت کے عہدہ کے فی الفور ارسال فرما دیں ہم خرما وہم ثواب سمجھ کر خدمت دین کو نعمت الہٰی سمجھنے والے دوست اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

المعلن:۔ محمد حسین خان سکرٹری تبلیغ پراونشل انجمن احمدیہ سندھ) واری ترٹ روڈ سکھر سندھ

قادیان میں تین نہایت باموقعہ جائدادیں رہن ملتی ہیں

اس وقت قادیان میں تین مختلف موقعوں پر نہایت باموقعہ دوکانیں رہن باقبضہ ملتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ خواہشمند اصحاب جو اپنے سرمایہ کو سود مند اور خدا کے فضل سے یقینی طور پر فائدہ مند کاروبار پر لگانا چاہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوکانات ایسے موقعہ کی ہیں کہ انشاء اللہ وہ کبھی کرایہ داروں سے خالی نہیں رہ سکتیں۔ تفصیل یہ ہے۔

نمبر ۱:۔ دوکانات متصل احمدیہ چوک تعدادی ۴ عدد جن میں اس وقت ڈاکٹر احسان علی صاحب اور سلطان برادرز وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور نہایت باموقعہ ہیں۔ موجودہ کرایہ سترہ روپیہ ماہوار ہے مگر زیادتی کی گنجائش ہے۔ زیر رہن مجوزہ تین ہزار روپیہ۔ انہی دوکانوں کے ساتھ ایک پختہ وسیع مکان بھی رہن ملتا ہے۔ جس میں اس وقت نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری ہے۔ جس کا کرایہ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اور مجوزہ زر رہن ساڑھے چار ہزار روپیہ ہے۔ گویا ہر دو کا زر رہن ساڑھے سات ہزار روپے ہے۔

نمبر ۲:۔ دوکانات متصل سٹار ہوزری فیکٹری تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت جنرل سروس کمپنی وغیرہ بطور کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں۔ اور بہت باموقعہ ہیں۔ اور بڑے بازار کے ساتھ فراخ جگہ واقع ہیں۔ موجودہ کرایہ للعہ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن مجوزہ ساڑھے چار ہزار روپیہ

نمبر ۳:۔ دوکانات متصل سبزی منڈی و نزد ڈاک خانہ تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت بھائی حاکم دین صاحب و شیخ محمد اکرام صاحب وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ موجودہ کرایہ ۲۵ ماہوار۔ لیکن معقول زیادتی کی بھی گنجائش ہے۔ یہ دوکانات بڑے بازار کے نہایت بارونق حصے میں واقع ہیں اور پختہ اور نئی بنی ہوئی ہیں زر رہن مجوزہ پانچ ہزار روپے

مذکورہ بالا ہر سہ جائدادوں کے متعلق خواہشمند اصحاب میرے ساتھ فیصلہ فرمالیں۔ رہن باقبضہ ہوگا۔ اور شرائط رہن مطابق شریعت اسلامی ہوں گی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن۔ ۱۰ مارچ "پیپلز" لنڈن لکھتا ہے۔ کہ جرمنی میں عام شورش برپا ہونے کے امکانات وسیع تر ہوتے جا رہے ہیں۔ عوام الناس نازی اقتدار سے تنگ آ گئے ہیں اس تحریک کی مضبوطی اور عام تنظیم کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ ایک سال کے اندر اندر ہٹلر کے اقتدار کا خاتمہ ہو جائے گا۔ نو آبادیات کے حصول کے لئے جو ہنگامہ آرائی ہٹلر نے شروع کر رکھی ہے اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اپنے آپ کو تنزل و انحطاط سے بچائے

پیرس۔ ۱۰ مارچ۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ میڈرڈ پر باغیوں کے حملے متواتر ناکام ہو رہے ہیں۔ خونریز جنگ کا سلسلہ میلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ سرکاری طیاروں نے گزشتہ رات باغی مورچوں پر زبردست بمباری کی۔ جس کی وجہ سے باغیوں کا بھاری نقصان ہوا۔ تین جرمنی ساخت کے ٹینک جل گئے۔ ذخائر بارود میں آگ لگ گئی۔

نیویارک۔ ۱۰ مارچ موٹر سازی کے کارخانوں میں گزشتہ چھ ہفتوں سے ہڑتال جاری ہے۔ مزدوروں نے کارخانوں پر پکٹنگ کر رکھا ہے۔ دو کارخانوں کے سامنے پولیس اور ہڑتالیوں کے درمیان تصادم بھی ہوا۔ جس کی وجہ سے ۴ آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے

وارسا۔ ۱۰ مارچ۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ آج کل روس میں تشدد کا دور دورہ ہے حکومت روس نے مشہور اشتراکی رہنما ریڈرک کی لڑکی کو گرفتار کر لیا ہے جس پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنے والد کی سزایابی کے خلاف ماسکو یونیورسٹی میں تقریریں کیں۔ اور طلبا کو بغاوت پر برانگیختہ کیا۔

نئی دہلی۔ ۱۰ مارچ۔ آج مسٹر وی۔ گری نے محکمہ صناعت کے مطالبہ زر کے متعلق ایک تحریک تخفیف پیش کی کہ کارخانہ دار تجارتی مجالس اتحاد کو منظور کر لیں۔ سر فرینک نائس نے کہا کہ میں اور ریلوے ممبر اصلاح احوال کی کوشش کریں گے۔ اس پر مسٹر گری نے تحریک واپس لے لی۔ مسٹر اکھل چندر دت نے انتظامی کونسل کی مد میں سو روپیہ کم کرنے کی تحریک پیش کی۔ تاکہ حکومت کی متشددانہ حکمت عملی پر بحث کی جائے بحث و تمحیص کے بعد تحریک پر رائیں لی گئیں۔ چنانچہ تحریک ۶۱ آرار کی تائید اور ۵۵ کی مخالفت سے منظور ہو گئی

بمبئی۔ ۱۰ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورنر بمبئی صوبہ بمبئی کے کانگریسیوں کو وزارت مرتب کرنے کے لئے دعوت دینگے امید کی جاتی ہے۔ کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کانگرس پارٹی کے صدر منتخب ہوں گے۔ اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے وزارتوں کو قبول کرنے کے حق میں فیصلہ کیا۔ تو سردار پٹیل بمبئی کے پہلے وزیر اعظم ہونگے

راولپنڈی۔ ۱۰ مارچ۔ ناردرن کمانڈ کے فوجی افسروں کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ ضلع راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کو فی الفور بنوں منتقل کیا جائے۔ افواج کی نقل و حرکت آج شروع ہو گئی ہے۔ ہیڈ کوارٹرز کا انتقال عارضی ہے۔ مگر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اقدام وزیرستان کے قبائل کے مسائل کے دائمی تصفیہ کے لئے سودمند ثابت ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فقیر اپی کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ لیکن اس کی بود و باند کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

نیویارک۔ ۱۰ مارچ۔ گزشتہ شب امریکہ کے کئی مشہور شہروں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے لوگ اپنے بستروں سے چونک اٹھے ابھی تک کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

پیرس۔ ۱۰ مارچ۔ فرانس کے ایوان نے ۴۷۰ آرار کی تائید اور ۴۶ آرار کی مخالفت سے دفاع ملکی کے قرضہ بل کو منظور کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۱۰ مارچ۔ موٹرس کمپنی کے مالک لارڈ نفیلڈ نے بحری قوت کے استحکام کے سلسلہ میں ۵۰ ہزار پونڈ کا مزید عطیہ دیا ہے۔ اس رقم سے برطانی نوجوانوں کے بحری دستوں کو تیار کیا جائیگا۔ لارڈ نفیلڈ اس وقت تک رفاہ عام کے کاموں پر بہت کچھ صرف کر چکے ہیں۔ ان کے عطیہ جات کا اندازہ ۷۵ لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے

لنڈن۔ ۱۰ مارچ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر مسز سمپسن سے شادی کرنے سے پہلے عیسائیت کو ترک کر دیں گے ایک نامہ نگار کو انہوں نے بتایا ہے کہ ایسے مذہب میں مَیں زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتا۔ جو تخت و تاج چھیننے کے بعد شخصی آزادی کے حقوق بھی چھیننے پر تلا ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے عیسائیت کو ترک کر دیا تو وہ فوراً انگورہ روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن۔ ۱۰ مارچ یہ امر یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ مسٹر بالڈون ۲۶ مئی کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ انہیں ارل بنا دیا جائیگا مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو لارڈ بنا دیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر نیول چیمبرلین نئے وزیر اعظم ہونگے۔ اور سر سیموئیل ہور چانسلر بنائے جائینگے۔

ماسکو۔ ۱۰ مارچ۔ ایک روسی اخبار رقمطراز ہے۔ کہ روس کے محکمہ جاسوسی نے کئی لاکھ پونڈ کے غبن کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے سلسلہ میں پولیس نے ۴۴ افسران اعلیٰ کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان گرفتار شدگان میں سرکاری کارخانجات کے ڈائرکٹر افسران تجارت اور محاسب وغیرہ شامل ہیں۔ اب ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

ماسکو۔ ۱۰ مارچ۔ طلبا اور عورتوں کی فوج میں بھرتی کا کام روس میں پوری تیزی سے جاری ہے۔ ماسکو میں فوجی مظاہرات ہو رہے ہیں۔ جن میں دو لاکھ طلبا نے حصہ لیا ہے۔ ان مظاہرات کے قائد اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملکی ضروریات اور مستقبل میں پیش آنے والے خطرات کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ روس میں ہر اس طالبعلم اور لڑکی کو فوج میں بھرتی کر لیا جائے۔ جس کی عمر پندرہ سال ہے۔

امرتسر۔ ۱۰ مارچ گندم ہاڑ ۳ روپے ۳ آنے ۷ دمڑی۔ گندم لباکر ۳ روپے ۳ آنے ۷ دمڑی نخود جیت ۲ روپے ۲ آنے ۸ دمڑی۔ سونا دیسی ۳۶ روپے ۲ آنے۔ اور چاندی ۵۳ روپے ہے

امرتسر۔ ۱۰ مارچ۔ خالصہ نیشنل پارٹی نے جس کے قائد سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نام ایک بیان دیا ہے۔ جس میں ان الزامات کی جو سر سندر سنگھ کے قبول وزارت کے متعلق ان پر لگائے گئے ہیں۔ تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اتحادیاٹی کے ساتھ نہایت باعزت سمجھوتہ کیا گیا ہے

راولپنڈی۔ ۱۰ مارچ۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ایک رکن نے نمائندہ پریس کو ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے کے خلاف فیصلہ نہ کیا۔ تو صوبہ سرحد میں کانگرس وزارت کا قیام بالکل یقینی ہے۔

مدراس۔ ۱۰ مارچ۔ مدراس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ صوبہ مدراس کی کانگرسی وزارت کے امکان راجگوپال اچاریہ۔ مسٹر وی وی گری۔ مسٹر اے بی شیٹی۔ مسٹر سی جے۔ ورکے ڈاکٹر بی سوبھا نداس۔ مسٹر یعقوب حسن اور مسٹر وی آئی بیلائی دھتریجن) ہونگے

حیدرآباد دکن۔ ۱۰ مارچ۔ حکومت حیدرآباد نے ایس ایم بھڑوچا ایڈیشنل ریوینو سکرٹری کی صدارت میں سات اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ زمینوں کے رہن اور قرضوں کی مصالحت سے متعلقہ مسودہ ہائے قانون پر غور و فکر کرے اس کمیٹی کے تقرر سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد کے سٹیٹ بنک کا قیام اور فیڈریشن کا نفاذ ایک ہی تاریخ پر واقعہ ہوگا۔ حیدرآباد میں اس بنک کے وہی کام ہونگے۔ جو ہندوستان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی